

سورة آل عمران آیہ ۱۴۴

وَلَتَكُنْ مِّنْكُمْ أُمَّةٌ يَذْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ
بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَا عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہلسنت

کی وصیت آخر وقت میں بھی مسلمانوں
کو بھلائی کی طرف بلاتے ہوئے اور
براہی سے بچنے کی نصیحت کرتے ہیں

رسالہ دوم

فریب بخدر

اپریل ۲۰۲۱ء بمقابلہ رمضان المبارک ۱۴۴۳ھ



میرادین میرامدہب

پرمنانقین کے اعتراضات کا منہ توڑ جواب

سعد حقی

تحریک اصلاح عقائد (باطل فرقوں کا مکمل رد)

آئیے ہم اپنے عقائد کی اصلاح کریں

رسالہ دوم

فریب نجد یہ

میرا دین، میرا مذہب

پر دیوبندی منافقین کا منہ توڑ جواب

تحریک اصلاح عقائد

(باطل فرقوں کا مکمل رد)

(سعد حنفی)

جب منافقین نجدیہ کی تعلیمات عام کرنے کی ناپاک سازش رچنے کیلئے کچھ تقبیہ باز منافقین نے سراٹھایا اور امت محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دلوں سے عشق رسول اللہ ﷺ کو مٹانے کی ناپاک کوششیں کی جانے لگیں۔ ایسے وقت میں علمائے اہلسنت نے جو کارنا میں انجام دیئے آج بھی منافقین کے دلوں میں اسکا خوف پایا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ ان کا لے دل والوں نے اپنے کفریہ عقائد و نظریات کی پرده پوشی کیلئے معمولات اہلسنت کو لیکر ہنگامہ برپا کر دیا حالانکہ جن معمولات اہلسنت پر ان منافقین نجدیہ نے ہنگامہ کیا، وہ معمولات پچھلے اکابرین اہلسنت میں بھی پائے جاتے تھے اور اگر منافقین کا نظریہ درست جانا جائے تو عہد رسالت سے لیکر آج کے تمام بزرگان دین مشرک و بدعتی ٹھہرتے ہیں۔ ایسے وقت میں منافقین نجدیہ اکابرین اہلسنت سے بچنے کیلئے معمولات اہلسنت مثلًا میلا دا لبی ﷺ، گیارہویں شریف ایصال ثواب کی محفلیں، وغیرہ کو بدعت کہنا شروع کر دیا جس کے باعث بحث کا ایک نیا موضوع شروع ہو گیا اور عوام اہلسنت منافقین کے ان فریب میں الجھ کر رہ گئی۔

رسالہ ”فریب نجدیہ“ ہم نے اسی غرض سے شروع کیا ہے تا کہ عوام اہلسنت کو اس فریب دجالی سے آگاہ کیا جائے اور دیوبندی فتنہ کو بے پرده کر کے آپ کے رو برو کیا جائے

تحریک اصلاح عقائد

میرا دین اور میرا منہ ہب؟

ہند کی سر زمین میں جب منافقین نجدیہ کا فتنہ سراٹھا نے لگا تو اس وقت علماء دین و مفیان کرام نے ان کا زبردست رد فرمایا۔ اور اس سے پہلے یہ فتنہ سراٹھا تا علماء اہل سنت نے اس کا وہ حال کیا کہ منہ چھپا نے پر مجبور ہو گیا ایسے حالات میں ان لوگوں کو کچھ نہ ملا تو اکابرین اہل سنت کو برا بھلا کہنا شروع کر دیا۔ اور پھر کچھ عرصہ کے بعد ان وہابیہ نجدیہ کے پیروکاروں پر ایک بھلی اور گری جب کہ امام اہل سنت اعلیٰ حضرت امام اہلسنت نے علمائے حریمین سے فتاویٰ طلب کئے جس پر علماء حریمین نے بھی ان منافقین نجدیہ کو خارج اسلام قرار دیا اور انکے رد میں تقاریظ بھی تحریر فرمائیں جس کے پیش نظر ان منافقین نجدیہ کے کفر میں شک کرنے والا بھی کافر ٹھہرتا ہے۔ اب تو معاملات اور بھی پیچیدہ ہوتے جا رہے تھے۔ فتاویٰ حریمین طبیین کی زد میں میں آنے کے بعد ان منافقین نجدیہ کو امام اہل سنت اعلیٰ حضرت سے جو بعض پیدا ہوا اس کا انظہار آج بھی ان منافقین کے نخیلوں میں نظر آتا ہے۔ انہیں منافقین نجدیہ کی روشن پر چلتے ہوئے ایک منافق کذاب دیوبندی ”خالد محمود ما نچسٹروی“ نے ایک کتاب لکھی جس کا نام ”مطالعہ بریلویت“ ہے۔ اس کتاب میں جھوٹ کے سوا کچھ بھی نہیں پایا جاتا ہے۔ اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ سے دشمنی اس قدر پیدا ہوئی کہ ان منافقین کو سچ کا راستہ ہی چھوڑنا پڑا اور جھوٹ کی بنیاد پر امام اہل سنت پر افترا بازی الزام تراشی کا بازار گرم کیا گیا جہاں ایک طرف اس کتاب میں جھوٹ اور فریب سے کام لیا گیا وہیں اس منافق

دیوبندی مولوی نے اپنی جہالت پر بھی مہر لگا تاگیا اور اس کا اعتراض جو اس نے اعلیٰ حضرت کی وصیت پر کیا ہے اسی جہالت کی ایک کڑی ہے اور اسی کے پیچھے پیچھے سبھی دیوبندیوں نے اپنی جہالت کا نمونہ پیش کیا ہے۔

﴿ملاحظہ ہوا اعتراض﴾

”بانس بریلی ہندوستان کے ایک صوبہ یوپی کا ایک شہر ہے جہاں مولانا احمد رضا خان پیدا ہوئے۔ انھوں نے ایک مذہب ترتیب دیا اور اپنے پیروؤں کو اس پر چلنے کی وصیت کی: ”میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے،“ (وصایہ شریف)

اسی نسبت سے اس مذہب کو بریلوی مذہب کہتے ہیں۔ بریلویت کا صحیح تعارف وہ عقائد نظریات اور افکار و بدعاں ہیں جو مولانا احمد رضا خان سے ایک خاکہ مذہب کی صورت میں آگے چلے اور ان کے پیروؤں نے ان کے التزام سے اپنے آپ باقی امت سے علیحدہ کانٹوں کی ایک بارٹ پر لا کر کھڑا کیا اور اب تک اسی درخت کے کڑوے پھل امت کے کام و دہن کو تلخ کر رہے ہیں۔

مولانا احمد رضا خان کے مذہب میں انتیازی مسائل یوں تو بہت ہیں لیکن وہ مرکزی کام جن کے گرد بریلویت کی چکی اب تک گھومتی آئی تین ہیں: (۱) تکفیر امت۔ یعنی اپنے مسلک کے سوا باقی کل مسلمانوں کی تکفیر کرنا (۲) انگریزوں کے خلاف اٹھنے والی ہر تحریک

آزادی کی مخالفت کرنا (۳) دیہات کے رسم و رواج کو شرعی استناد مہیا کر کے جہلا کو اپنے ساتھ ملائے رکھنا۔“ (مطالعہ بریلویت، جلد ۱۔ صفحہ ۱۹)

☆ جواب ☆

وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ
وَيَنْهَا عَنِ الْمُنْكَرِ وَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ

(سورۃ آل عمران - ۱۰۲)

اور تم میں ایسے لوگوں کی ایک جماعت ہونی چاہئے جو اچھائی کی طرف بلائیں اور نیک کاموں کا حکم دیں اور برے کاموں سے منع کریں، اور وہی لوگ فلاح کو پہنچنے والے ہیں
(کنز الایمان)

اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امام اہل سنت احمد رضا خان فاضل بریلوی علیہ الرحمہ کی وصیت کو ملاحظہ فرمائیں۔

”رضا حسین حسینیں اور تم سب محبت و اتفاق سے رہو اور حتی الامکان اتباع شریعت نہ چھوڑو، اور میرادین و مذهب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا، ہر فرض سے اہم فرض ہے۔“ (وصایہ شریف، صفحہ نمبر ۱۶)

اب اگر دیوبندی جاہل منافقین نجدیہ اس وصیت کو تعصب کا عینک اتنا کر پڑھتے تو اس میں کوئی ایسی نئی بات نظر نہیں آتی۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے اپنے آخری

وقت میں اپنے معتقدین کو جو وصیت فرمار ہے ہیں اس میں پہلا ہی جملہ ”حتی الامکان اتباع شریعت نہ چھوڑو“ سے صاف واضح ہو گیا ہے کہ آپ نے اپنے ماننے والے معتقدین کو شریعت پر قائم رہنے کی تلقین فرمار ہے ہیں اور اب بات آگے کے جملے کی ”اور میرادِ دین و مذهب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا، ہر فرض سے اہم فرض ہے“ اس پر دیوبندیوں کے کذاب مولوی خالد محمود نے اپنی منطق کے گھوڑے دوڑاتے ہوئے خود ہی ایک نئے مذهب کو گڑھ دیا اور اسے امام احمد رضا علیہ الرحمہ سے منسوب کر دیا جبکہ خالد محمود اور دیوبند کے سارے بھانڈ مناظرِ دین مرکر مٹی میں مل جائیں سڑ کر گندی نالیوں میں بہہ جائیں گے لیکن اپنے اس کذاب ملعون مولوی کے دعویٰ کی کوئی دلیل پیش نہیں کر سکتے۔

خالد محمود کذاب لکھتا ہے: مولا نا احمد رضا خاں کے مذهب میں امتیازی مسائل یوں تو بہت ہیں لیکن وہ مرکزی کام جن کے گرد بریلویت کی چکی اب تک گھومتی آئی تین ہیں: (۱) تکفیر امت۔ یعنی اپنے مسلک کے سوا باقی کل مسلمانوں کی تکفیر کرنا (۲) انگریزوں کے خلاف اٹھنے والی ہر تحریک آزادی کی مخالفت کرنا (۳) دیہات کے رسم و رواج کو شرعی استناد مہیا کر کے جہلا کو اپنے ساتھ ملائے رکھنا۔ (مطالعہ بریلویت، جلد ا۔ صفحہ ۱۹)

ایک حدیث پاک ہے جسے لگ بھگ ہر کوئی جانتا ہی ہو گا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا میری امت ۳۷ فرقوں میں بٹ جائے گی امت کا ایک ہی فرقہ ناجیہ ہو گا بقیہ سب ناری ہو نگے جہنم میں جائیں گے۔ صحابہ کرام علیہم الرضوان نے عرض کیا کہ وہ فرقہ کو نسا ہے

جو ختنی ہے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو میرے اور میرے صحابہ کے طریقہ پر چلے گا وہ ہی جنتی ہو گا۔

اب اس حدیث پاک کے مطابق خود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے امت میں پیدا ہونے والے ۲۷ فرقوں کا رد فرمایا اور صرف ایک ہی جماعت کو لیا وہ جو آپ علیہ السلام اور صحابہ کرام کے طریقہ پر چلے۔ تو کیا خالد محمود کذاب بیہاں پر بھی لعن طعن کرے گا کہ ایک ہی کو جنتی شمار کیا گیا اور بقیہ کو جہنمی بتا دیا گیا۔ جیسا کہ اس ملعون کذاب نے اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ پر طنز کیا کہ اپنے مسلک کے سواباق کل کی تکفیر کرنا اعلیٰ حضرت کی جماعت کا مرکزی طریقہ کار ہے۔

حضرت ملا علی القاری علیہ الرحمہ اس حدیث پاک کو بیان کر کے فرماتے ہیں ”اس بات میں کوئی شک و شبہ نہیں کہ وہ جنتی گروہ اہلسنت و جماعت ہی ہے

(مرقاۃ شرع مشکوۃ حاصفحہ ۲۳۸)

امام الاولیاء سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ”جو گروہ نجات پانے والا ہے وہ اہل سنت و جماعت ہے (غذیۃ الطالبین)

تنبیہ الغافلین میں حدیث شریف اس طرح ہے ”عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ ایک جنتی گروہ کو نسا ہے؟ فرمایا وہ اہلسنت و جماعت ہے (حصہ دوم صفحہ ۳۰۷)

بزرگان دین کے اقوال سے اس جماعت کا بھی پتہ چل جاتا ہے کہ وہ جنتی گروہ کو نسا ہے اب اسکے باوجود اعلیٰ حضرت امام اہلسنت علیہ الرحمہ بزرگان دین کے نقش قدم کو چھوڑ کر

دیوبندیوں کی طرح یہ کہتے کہ سبھی لوگ جنتی ہیں تو بتائیے یہاں پر اعلیٰ حضرت امام اہل سنت علیہ الرحمہ کا مسلک نیا ہے یاد دیوبندیوں کا اسلئے کہ اعلیٰ حضرت کی تعلیم تو وہی ہے جو رسول خدا کی تعلیم ہے جو بزرگان دین کی تعلیم ہے کسی بھی بزرگان دین نے یہ کہیں نہیں لکھا کہ امت میں پیدا ہونے والے سبھی فرقے جنتی ہیں۔ اور دیوبندیوں کا اس پر طنز کرنا ہی اس بات کی علامت ہے کہ یہ خود دین میں ایک نئی بدعت بن کر پیدا ہوئے ہیں اسلئے کہ انکے عقائد و نظریات وہ ہیں جو پہلے کسی بھی بزرگان دین کے نہیں تھے۔

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مجدد دین ملت چونکہ صحیح العقیدہ سنی تھے اور اسی پر مضبوطی سے قائم رہے تو آپ کو اپنے ایمان پر پختہ یقین تھا اسلئے آپ کو جنتی ہونے میں کوئی شک و شبہ نہیں تھا اس لئے آپ نے خود کو جنتی جانا اور بزرگان دین کے نقش قدم پر چلتے ہوئے جماعت اہلسنت کو جنتی جماعت تسلیم کیا اور بقیہ کو جہنمی مانا۔

اب اگر کوئی دیوبندی نجدی منافق امت کو گمراہ کرنے کیلئے یہ کہے کہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے ہم کون ہوتے ہیں اس بات کا فیصلہ کرنے والے تو سمجھ لجئے اس منافق کو اپنے ایمان پر یقین نہیں اور وہ اپنی اس بیمار ذہنی کا شکار آپ کو بنانا چاہتا ہے۔ اسلئے کہ جب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے واضح ارشاد فرمادیا اور بزرگان دین اکابرین اہلسنت نے واضح بیان فرمایا تو اب اس میں شک و شبہ کی کون سی گنجائش باقی رہتی ہے شک تو وہ کرے جس کو اپنے ایمان پر شک ہو جو شخص اپنے ایمان و عقائد کو قرآن و سنت کے مطابق صحیح جانتا ہے وہ یقیناً خود کے جنتی ہونے کا یقین رکھتا ہے۔

انگریزوں کے خلاف اٹھنے والی ہر تحریک آزادی کی مخالفت کرنا:

خالد محمود کذاب نے اعلیٰ حضرت پر ایک الزام یہ بھی لگایا کہ آپ نے انگریزوں کے خلاف اٹھنے والی ہر تحریک آزادی کی مخالفت کی۔ جبکہ خالد محمود کذاب اور اسکے ماننے والے بھائیوں مناظرین مرکر مٹی میں مل جائیں گے لیکن اس پر ایک بھی دلیل پیش نہیں کریں گے۔

انگریزوں کے خلاف فتویٰ جہاد صادر کرنے والے کوئی اور نہیں بلکہ حضرت علامہ فضل حق خیر آبادی علیہ الرحمہ ہیں جنہوں نے جہاد کا فتویٰ جاری کیا اور علمائے دہلی کی سختیں لیں دیوبندیوں کے اس کذاب مولوی اور اس کے ماننے والوں کیلئے یہ بھی واضح کر دوں کہ یہ وہی علامہ فضل حق خیر آبادی ہیں جنہوں مولوی اسماعیل قتیل کا رد فرمایا اور اسکی تنقیب کی تھی جس کی بناء پر انہیں بھی دیوبندی منافق نجدی ایجنسٹ بدعتی اور بریلوی کہتے پھرتے ہیں۔ بہر کیف وہ علامہ فضل حق خیر آبادی بھی اہلسنت و جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت نے وہ دور دیکھا کہ اس میں آزادی کے نام پر کچھ نام و نہاد تحریکیں ایسی بھی تھیں جو ہندو مسلم ایکتا کے نام پر اسلامی عقائد کی خلاف ورزی بھی کرتی تھیں۔ یہاں تک فتنہ یہاں تک پھیل چکا تھا کہ لوگوں نے اعلان کر دیا کہ اگر بوت کا دروازہ بند نہ ہوتا تو ہم گاندھی کو نبی مان لیتے، دہلی کی جامع مسجد کے ممبر پر گاندھی جیسے ایک کافر کو بیٹھا کر تقریر کروائی جاتی تھی۔ اور ہندو مسلم اتحاد کا نام لیکر شریعت کی خلاف ورزی کی جاتی تھی۔ اس طرح کا ماحول دیکھ کر ہر مسلمان دنگ رہ گیا تھا جیسا کہ خود ڈاکٹر اقبال کو بھی کہنا پڑا تھا۔

ع

عجم ہنوز نہ داندر موزد یں ورنہ زد یو بند حسین احمد ایں چہ بو یہی است
 سرور بر سر منبر کہ ملت از وطن است چہ بے خبر ز مقام محمد ﷺ عربی است
 ان سب مناظر کے ساتھ اسلام میں انگریزی حکومت کے اشارہ پر بہت سارے
 فتنوں نے جنم لیا ایسے وقت میں مجدد دین ملت امام احمد رضا علیہ الرحمہ نے امت کو صراط
 مستقیم پر چلنے کی تلقین فرمائی۔ اور آخری وقت میں انہیں وصیت بھی فرمائی۔
 خالد محمود کذاب نے جو یہ دعویٰ کیا ہے کہ انگریزوں کے خلاف اٹھنے والی ہر تحریک کی
 مخالفت کی تو یہ جھوٹ اور فریب کے سوا کچھ نہیں اعلیٰ حضرت کی کسی کتاب سے یہ مردود
 منافقین ثابت نہیں کر سکتے کہ انہوں نے انگریزوں کے خلاف اٹھنے والی ہر تحریک کا رد فرمایا
 بلکہ امام اہل سنت نے ان فتنوں کا رد فرمایا جو آزادی کے نام پر غیر قوموں کے ساتھ مل کر
 اسلام اور شریعت کا مذاق بنار ہے تھے۔

دیہات کے رسم و رواج کو شرعی استناد مہیا کر کے جہلا کو اپنے ساتھ ملائے رکھنا:
 خالد محمود کذاب ملعون نے یہ بھی ایک ایسا دعویٰ کیا ہے جس کی کوئی حقیقت نہیں ملتی اور نہ
 قیامت تک اس کے ماننے والے بھاٹڈ مناظرین اس پر کوئی دلیل پیش کر سکتے ہیں۔ بلکہ
 اعلیٰ حضرت امام اہلسنت نے جہلا کی رسم و رواج و بدعت کا جس حسین انداز میں رد فرمایا کہ
 غیروں نے بھی آپ کی تعظیم اور آپ کی تعلیمات کو سراہا ہے۔

خالد محمود اور اسکی منافقت:

دیوبندی مولوی خالد محمود کذاب نے عوام اہل سنت کو دھوکا دینے کیلئے جو پرفیب کتاب لکھی ہے اس میں اس کا یہ اعتراض کہ اعلیٰ حضرت نے وصیت کی کہ ”میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا ہر فرض سے اہم فرض ہے“، اس سے مراد اعلیٰ حضرت کا نیادِ دین ہے۔ جس پر اس خبیث منافق نے اپنے جاہلانہ نظریہ کی بنیاد میں کچھ اصول گڑھے اور انہیں اعلیٰ حضرت اور انکے ماننے والوں کے نام منسوب کر دیتے حالانکہ ہم نے اس کے پیش کردہ مرکزی عقائد کا خلاصہ پیش کر دیا اور اس کا رد کر دیا اب دیکھتے ہیں ان کا اصول کہ کیا صرف ”میرا دین اور میرا مذہب“ ہی کہہ دینا نئے دین و مذہب کا موجود ہونا دلیل ہے؟

دیوبندی مولوی خالد محمود ہی نہیں بلکہ اس کی طرح اسکے ماننے والے بہت سارے بھائیوں مناظرین نے یہی اعتراض کیا ہے اور کھلے عام اپنے جاہل ہونے کا اعلان کیا ہے۔ جبکہ میرا دین اور میرا مذہب کہنا ہی تو ایمان ہے۔ دیوبند کے جاہل مناظرین کو یہ بھی خبر نہیں کہ حدیث شریف میں فرمایا گیا کہ نکیرین قبر میں آ کر تین سوال کریں گے جن میں دوسرا سوال یہ ہو گا مادیں کی یعنی تیرا دین کیا ہے؟ اور اس سوال کے جواب ہر سی صحیح العقیدہ یہی کہے گا کہ میرا دین اسلام ہے۔ اور اگر میرا دین میرا مذہب سے مراد خود ساختہ نیادِ دین لیا جائے جیسا کہ ان جاہلوں نے لیا ہے تو یہ کس منہ سے جواب دیں گے اسلئے کہ انکے یہاں تو میرا دین کہنا ہی گناہ ہو جاتا ہے۔

حسد و تعصب کا عینک اتاریئے اور اپنے گھر میں جھانکیں:

دیوبندی دھرم کے حکیم الامت مولوی اشرف علی تھانوی ایک روایت بیان کرتا ہے ”میں نے حضرت فضل الرحمن گنج مراد آبادی سے خود اس سے زیادہ عجیب ایک حکایت سنی ہے جس میں توجیہ کی بھی ضرورت ہے اور کوئی بیان کرتا تو شاید یقین ہونا بھی مشکل ہوتا اور بہت ممکن تھا کہ میں سن کر رد کر دیتا وہ یہ کہ ایک دھوپی کا انتقال ہوا جب دفن کر چکے تو منکر نگیرنے آ کر سوال کیا: ”من ربک مادینک من هذا الرجل“ وہ جواب میں کہتا ہے کہ مجھ کو کچھ خبر نہیں میں تو حضرت غوث اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا دھوپی ہوں اور فی الحقيقة یہ جواب اپنے ایمان کا اجمالی بیان تھا کہ میں ان کا ہم عقیدہ ہوں جوان کا خدا وہ میرا خدا جوان کا دین وہ میرا دین اسی پر اس کی نجات ہو گئی۔ (الآفادات الیومیہ جلد ۲: صفحہ ۱۰۰)

دیوبند کے وہ بھانڈ مناظرین اپنے ہی گھر کی کتاب میں اپنے ہی مولوی کی عبارت کو پڑھ لیں ایک طرف جہاں تم صرف اتنے پر اعتراض کرتے ہو کہ اعلیٰ حضرت نے فرمایا میرا دین و مذہب۔ اور تم کہتے ہو مولانا احمد رضا نے نیادین ایجاد کر لیا جبکہ کسی بھی دیوبندی مردوں کی یہ حیثیت نہیں ہے کہ وہ اپنے اس اعتراض کو ثابت کر سکے۔

دوسری طرف دیوبندی مولوی اشرف علی تھانوی نے ایک ایسی حکایت نقل کی ہے جس میں ایک دھوپی من ربک کے جواب میں کہتا ہے مجھ کو کچھ خبر نہیں میں غوث اعظم کا دھوپی ہوں مادینک کے جواب میں بھی یہی کہتا ہے مجھ کو کچھ خبر نہیں میں تو غوث اعظم کا دھوپی

ہوں اب یہاں ایک بات قابل غور ہے کہ دیوبندیوں کو یہاں اعتراض کیوں نہ ہوا صرف اعلیٰ حضرت کی عبارت پر اعتراض کیوں ہے۔ تو اس کا جواب بھی خود مولوی اشرف علی تھانوی سے ملاحظہ کجئے۔ اس حکایت کو بیان کرنے سے قبل، ہی دیوبندی مولوی اشرف علی تھانوی نے کہا۔ ”میں نے حضرت فضل الرحمن گنج مراد آبادیؒ سے خود اس سے زیادہ عجیب ایک حکایت سنی ہے جس میں توجیہ کی بھی ضرورت ہے اور کوئی بیان کرتا تو شاید یقین ہونا بھی مشکل ہوتا اور بہت ممکن تھا کہ میں سن کر رد کر دیتا۔“ پتہ چلا کہ دیوبندی مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے اس عبارت کا رد اسلئے نہ کیا کہ یہ حکایت مولانا فضل الرحمن گنج مراد آبادی نے بیان کی ہے۔ اور کوئی بیان کرتا تو ضرور اس کا رد کیا جاتا مطلب دیوبندیوں کے اعتراضات قائم کرنے کیلئے اور رد کرنے کیلئے پہلے شخصیات دیکھی جاتی ہے چونکہ امام اہلسنت سے ان مردوں میں فقین نجدیہ کوحد درجہ کا بعض ہے اس لئے جس عبارت پر اعتراض بننے کا سوال بھی نہیں پیدا ہوتا اس پر اعتراض کر بیٹھتے ہیں۔

دیوبندی مولوی اشرف علی تھانوی کے نزدیک یہ حکایت قابل قبول نہیں ہے اسلئے تو بیان کر رہے ہیں کہ کوئی اور کہتا تو میں رد کر دیتا لیکن چونکہ مولانا فضل الرحمن گنج مراد آبادی سے بغاوت کرنا انکے ایمان کا جنازہ نکلنے کا باعث ہوتا اسلئے مجبوراً قبول کر لیا۔ اور تاویل بھی پیش کر دی کہ ”فِي الْحَقِيقَةِ يَهُجَابُ أَنْ يَقُولَ إِيمَانُكَ كَمَا يَقُولُ إِيمَانُهُ“ میں ان کا ہم عقیدہ ہوں جو ان کا خدا وہ میرا خدا، جوان کا دین، وہ میرا دین، لیکن افسوس دیوبندی جاہل بھائی مناظرین کی سوچ پر کہ یہاں تو تاویل نظر آگئی لیکن میرا دین و مذہب میں ان عقل کے

اندھوں کو کچھ نظر آیا اور سیدھا اعتراض کر دیا۔ جبکہ مذہب اسلام وہ مذہب ہے کہ جسے ہر مسلمان اپنا مذہب ہی کہتا ہے۔ لیکن جاہل معترضین کے نزدیک میرا مذہب کہنا بھی اعتراض کا باعث بن جاتا ہے۔

میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا:

امام اہلسنت اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہہ کا دور کہ جس میں ہر روز ایک نیا فتنہ جنم لیتا مت مسلمہ کشمکش کا شکار تھی ایسے وقت میں آپ نے اپنی تصانیف سے اور اپنی کاؤشوں سے ان کا رد فرمایا آپ نے قوم کو ہر فتنے سے آگاہ کیا اور اہل سنت و جماعت کی حفاظت فرمائی آپ کی کتب میں کسی نئے مذہب کی بنیاد یا کوئی نیا عقیدہ نظر نہیں آتا کہ جس کی بناء پر اعتراض کرنے والے کہیں کہ آپ نے ایک نئے دین کو ایجاد کیا۔

اسی دور میں منافقین نجدیہ کی تحریک زور پر تھی کانگریسی تحریک قادیانیوں کا فریب اور ہر طرف سے کتابوں کے ذریعے، تبلیغ دین کا نام لیکر مسلمانوں کے عقائد کو بر باد کیا جا رہا تھا نام و نہاد علماء کرتا دستار کی آڑ میں نجدیت کو فروغ دینے میں لگے ہوئے تھے۔ ایسے وقت میں اکابرین اہلسنت نے پوری کوشش کی مسلمانوں کے ایمان و عقیدہ کی حفاظت کی جائے۔

اعلیٰ حضرت کی تصانیف میں رد وہابیت، رافضیت، قادیانیت، نیچریت، چکڑ الویت، دیوبندیت وغیرہ بہت سارے بد مذاہب کا رد کیا ہے اور مسلمانوں کے پنج جنم لینے والے ان باطل مذاہب کو بے پردہ کیا ہے یہی وجہ ہے کہ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت اپنے مریدین

و متعقد یں کو وصیت کرتے ہیں کہ میرے دین و مذہب پر مضبوطی سے قائم رہو۔ جو میری

کتب سے ظاہر

ہے اس لئے کہ جب کوئی بندہ اعلیٰ حضرت کی کتب سے وابسطہ ہو جاتا ہے تو ان فتنوں سے بھی آگاہ ہو جاتا ہے۔ اور اپنے ایمان کو بر باد ہونے سے بچا لیتا ہے۔ اور یہی بات بد مذہبوں کو ناگوارگز ری کے اعلیٰ حضرت امام اہل سنت نے اپنے وقت میں ان منافقین کا خوب رہ فرمایا اور جب اس فانی دنیا کو الوداع کہنے کا وقت آیا تو اپنے ماننے والوں کیلئے اپنی تصانیف چھوڑی تاکہ منافقین انکے ایمان و عقائد کو بر باد نہ کر سکیں۔

اعلیٰ حضرت امام اہل سنت نے ان منافقین کے فریب کو دیکھا پڑھا اور آپ نے مسلمانوں کو آخری وقت میں ان فتنوں سے بچنے کی نصیحت کی اور اپنے بعد اپنی کتابوں کو امت کیلئے چھوڑا تاکہ وہ ان کتابوں کے ذریعے منافقین کو پہچان سکیں اور اصل اہل سنت و جماعت کے راستے پر چلیں۔ جو راہ نجات ہے۔ امت اس جماعت کے ساتھ رہے جس کے بارے میں اکابرین اہل سنت و بزرگان دین نے واضح فرمادیا ہے کہ یہی جماعت نجات پانے والی ہے۔ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت ارشاد فرماتے ہیں:

”پیارے بھائیوں! لاَ أَدْرِي مَا بَقَائِيٌ فِي كُمْ مجھے معلوم نہیں کہ میں کتنے دن تمہارے اندر رکھ رہوں: تین ہی وقت ہوتے ہیں: بچپن، جوانی، بڑھاپا: بچپن گیا، جوانی آئی، جوانی گئی بڑھاپا آیا، اب کونسا چوتھا وقت آنے والا ہے جس کا انتظار کیا جائے، ایک موت ہی ہے، اللہ قادر ہے کہ ایسی ہزار مجلسیں عطا فرمائے اور آپ سب لوگ ہوں میں ہوں: اور میں

آپ سب لوگوں کو سنا تا ہوں، مگر بظاہر اب اس کی امید نہیں: اس وقت میں دو صیتیں آپ لوگوں کو کرنا چاہتا ہوں: ایک تو اللہ و رسول (جل جلالہ و صلی اللہ علیہ وسلم) اور دوسری خود میری، تم مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھولی بھیڑیں ہو، بھیڑیئے تمہارے چاروں طرف ہیں یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں بہ کائیں، تمہیں فتنے میں ڈال دیں، تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں، ان سے بچو اور دور بھاگو: دیوبندی ہوئے، راضی ہوئے، نجپری ہوئے قادیانی ہوئے، چکڑ الی ہوئے غرض کتنے ہی فرقے ہوئے اور اب سب سے نئے گاندھوی ہوئے جنہوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا: یہ بھیڑیئے ہیں تمہارے ایمان کی تاک میں ہیں ان کے حملوں سے ایمان کو بچاؤ۔ (وصایہ شریف: صفحہ ۷)

یہ ہے اعلیٰ حضرت کی وصیت اپنے آخر وقت میں بھی امت کی فکر کرتے ہیں اور ان فتنوں سے امت کو بچنے کی نصیحت کرتے ہیں جو اس وقت رو نما ہوئے۔

اعلیٰ حضرت کی کتب سے علماء دیوبند دنگ رہے گئے:

قیام دارالعلوم دیوبند نامی ایک کتاب میری نظر سے گزری جس میں میں نے کچھ باتیں پڑھیں۔ اور حیران ہو گیا اعلیٰ حضرت کی شخصیت کو جان کر کے آپ کی کتب اور تصانیف نے کس قدر دیوبندی علماء کو بھی دنگ کر کے رکھا ہوا ہے۔ ملاحظہ ہو عبارت:

”علامہ رشید رضا مصري صاحب تفسیر المنارج سے ٹھیک ایک صدی پہلے ۱۹۱۲ء میں جامعۃ الاذہر مصر سے دارالعلوم تشریف لائے تھے تو انہوں نے فلسفہ کی کتابوں کے

متعلق پوچھا کہ دارالعلوم میں کون سی کتابیں پڑھائی جا رہی ہیں تو ارباب دارالعلوم نے بتایا کہ ”النقش فی الحجر“، نامی کتاب نصاب فلسفہ دارالعلوم میں پڑھائی جاتی ہے تو وہ بہت خوش ہوئے لیکن فرمایا کہ میں اس سے بھی بہتر کتابیں آپ کو بتاؤں گا وہ پڑھائیں، زیادہ مفید ثابت ہوں گی۔ اخ (قیام دارالعلوم دیوبند، صفحہ ۲۹)

یہاں پر ایک کالم کے ذریعہ بتایا گیا ہے کہ کتاب ”النقش فی الحجر“ کیا تھی؟ تو اس میں حصہ اول: مبادی عامہ فی الطبیعت☆ حصہ ثانی: الکیمیاء☆ حصہ ثالث: الطبیعت☆ حصہ رابع: الجغرافیہ الطبیعیه☆ حصہ خامس: الجیولوجیا☆ حصہ سادس: الہئیة☆ حصہ سابع: علم النباتات☆ حصہ ثامن: اصول المنطق☆ اس وضاحت کے بعد لکھا کہ:

”فتاویٰ رضویہ میں جناب احمد رضا خان جو ہمیں فزکس، کیمسٹری، جیالوجی اور متعدد موجودہ دنیوی علوم پر بحث کرتے ہوئے ملتے ہیں تو ان کی تمام معلومات کا اصل منبع یہی نصاب اور اس سے متعلقہ کتابیں ہی تو ہیں، جوانخوں نے نہایت عرق ریزی سے پڑھیں تھیں“۔ (اسکے کچھ سطر کے بعد بیان کرتے ہیں)

”جناب احمد رضا خان صاحب کی اس خوبی کا اعتراف یا انکار کرنے کا حق صرف اسی شخص کو پہنچتا ہے، جس نے ان کے فتاویٰ رضویہ کی تیس (30) جلدوں کا نہایت باریک بنی سے مطالعہ کیا ہو، دیوبندی مکتبہ فکر تو کیا، بریلوی حضرات جوانہیں اپنا امام اور مجدد دوران مانتے ہیں، ان میں سے بھی عوام تو ایک طرف رہے، مفتی حضرات بھی شاید چند ایک ہی ملیں“

گے جو صدق و عدل کے دامن کو تھام کریا اعتراف کر سکیں کہ انہوں نے فتاویٰ رضویہ کا مکمل مطالعہ کیا ہے، (قیام دارالعلوم دیوبند صفحہ ۳۰)

اور اس پر حاشیہ ملاحظہ کیجئے اور ناز کیجئے اپنے امام، امام اہلسنت پر: اسی صفحہ پر اس کتاب کے مصنف نے حاشیہ لکھا ہے ”لیکن جناب احمد رضا خان صاحب کی کتابوں اور خاص طور پر ان کے فتاویٰ کو پڑھ کر دماغ میں ہمیشہ یہ سوال اٹھا کیا کہ جس کثرت سے جناب احمد رضا خان صاحب کتابوں پر کتابوں کے حوالے دیے چلے جاتے ہیں آخر ان کے پاس یہ کتابیں تھیں کہاں؟ اگر ان کا ذاتی کتب خانہ واقعی اتنی کتابوں اور مخطوطات سے بھر پور ہوتا تو جگ میں دھوم مج جاتی۔ یا پھر انکے آبائی شہر بریلی میں اتنا بڑا کتب خانہ تھا؟ یا بریلی کے محلے کتب خانے میں اتنی کتابیں تھیں کہ ان کے زیر مطالعہ رہتی تھیں؟ ان اکانتقال صرف ۹۰ برس پہلے ۱۹۲۱ء ہی میں تو ہوا۔ وہ کوئی زیادہ قدیم دور کی گذری ہوئی شخصیت بھی نہیں کہ تحقیق مشکل سے ہو سکے پھر ان کے کتب خانے کا کوئی سراغ کیوں نہیں ملتا؟ ممکن ہے کہ اس سوال کا کوئی جواب ہو اور ہمارے مطالعہ میں نہ آیا ہو۔ امید ہے کہ بریلوی مکتبہ فکر کے علماء کرام اس سوال کا کوئی تسلی بخش اور مستند جواب تحریر فرماسکیں گے۔ (صفحہ نمبر ۳۰ حاشیہ)

یہ ہے اعلیٰ حضرت کی ایک کرامت جسے خود علماء دیوبند بھی پڑھ کر دنگ رہ جاتے ہیں اور کچھ جاہل منافق خالد محمود کذاب جیسے لوگ حسد اور تعصب کی بناء پر صرف ان میں عیب

تلash کرتے پھرتے ہیں۔ یا در ہے اعلیٰ حضرت نے اپنی وصیت میں سب پہلے جس کا تذکرہ کیا ”حتیٰ الامکان اتباع شریعت نہ چھوڑو“ پتہ چلا کہ دیوبندیوں نے حسد کی بنا پر اس پہلے جملے کو پڑھا ہی اور نہ عوام اہل سنت کو اس کے بارے میں بتایا، اور جو آگے کا جملہ ان لوگوں نے بیان کیا ”اور میرا دین و مذہب جو میری کتب سے ظاہر ہے اس پر مضبوطی سے قائم رہنا“ تو یہاں پر بھی اعلیٰ حضرت نے کچھ نئی بات نہیں کہیں۔ اور جیسا کہ اعلیٰ حضرت نے خود واضح بیان کر دیا تھا کہ اس پر فتن دور میں، دیوبندی، وہابی، چکڑالوی، گاندھوی، قادیانی، جیسے طرح طرح کے فتنوں نے سراٹھایا اور سبھی امت کے مسلمانوں کے ایمان کو بر باد کرنے کیلئے نئے نئے فریب جنم دیتے ہیں ان سے بچنے کی تلقین فرمائی اور آپ نے ایسے وقت میں اسلام و شریعت کے تحفظ کیلئے کتابیں لکھیں جن میں ان فتنوں کا رد اور اسلام کو اسکے اصل روپ میں دکھایا گیا۔ چونکہ فتنہ پرور گروہوں نے بھی دین و اسلام کے نام سے بہت ساری کتابیں اس وقت لکھیں تھیں۔ جس میں کہیں رسول اللہ کی تعظیم کو گھٹانے کیلئے آپ علیہ السلام کی تعظیم کو گاؤں کے مکھیا کے برابر بتایا جانے لگا، کہیں حضور علیہ السلام کے علم غیب کو جانوروں اور پاگلوں سا بتایا گیا، کہیں شیطان کے علم کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے علم سے زیادہ بتایا گیا، کہیں حضور علیہ السلام کی خاتمیت پر سوال کیا جانے لگا، کہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنی طرح بشر کہا جانے لگا، کہیں اللہ رب العزت پر وقوع کذب و امکان کذب (جھوٹ بولنے) پر فتاویٰ دیئے گئے۔ ایسے ہی ہزاروں فتنوں نے جنم لیا اور آج بھی ان میں کئی کتابیں موجود ہیں ایسے وقت میں

جب دین میں وہ باتیں شامل کی جانے لگیں جو کبھی کسی بزرگان دین کی کتب میں پائی نہیں گئی تو اعلیٰ حضرت امام اہل سنت نے عوام کو اس گمراہی سے بچانے کیلئے کتابیں لکھیں اور ان باطل فرقوں کا خود رد فرمایا اور وہ دین جو عہد رسالت سے چلا اس کی نشاندہی فرمائی، امّت غیروں کی کتابوں کو پڑھ کر گمراہ نہ ہوا یہ سے وقت میں اعلیٰ حضرت نے وصیت فرمائی کہ میرا دین (مطلوب میں جس دین پر چلا جسے اسلام کہا جاتا ہے وہ اسلام جہاں اللہ رب العزت کی شان اقدس کو پہچانا جاتا ہے جہاں عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا جام پلا یا جاتا ہے،) جو میری کتب سے ظاہر ہے (مطلوب دلائل جو میں نے عقائد اسلام اور معمولات اہل سنت کو ثابت کرنے کیلئے جمع کئے جسے دیکھ کر خود دیوبندی علماء حیران تھے) اس پر مضبوطی سے قائم رہنا،۔

اب دیکھتے کیا دیوبندیوں نے ایسا نہیں کہا؟: دیوبندیوں کے اکابر مولوی زکریا کاندھلوی صاحب بیان کرتے ہیں:

”ہمارے اکابر حضرت گنگوہی و حضرت نانوتوی نے جو دین قائم کیا تھا
اس کو مضبوطی سے تھام لو،“ (صحیتہ با اولیاء صفحہ ۱۲۵)

محترم فارمین غور کیجئے ایک طرف اعلیٰ حضرت امام اہل سنت کی وصیت ہے کہ جس میں نئے دین قائم کرنے کی طرف اشارہ بھی نہیں ملتا ہے اس پر دیوبند کا کذاب ملعون منافق لکھتا ہے کہ مولوی احمد رضا خان نے نئے دین کو قائم کیا اور دوسری طرف انکے گھر کا اکابر

مولوی بیان کرتا ہے ”ہمارے اکابر حضرت گنگوہی و حضرت نانو توی نے جو دین قائم کیا تھا اس کو مضبوطی سے تھا لو، یہاں پر دین قائم کرنے کا لفظ بھی موجود ہے لیکن دیوبند کے اندر ہے منافقین یہاں نہیں بھوکے گے اسلئے کہ ہم نے پہلے ہی تھانوی کا بیان مولانا فضل الرحمن گنج مراد آبادی کی حکایت کے بارے میں دیکھ لیا ہے کہ کوئی اور بیان کرتا تو میں رد کر دیتا لیکن چونکہ حکایت مولانا فضل الرحمن گنج مراد آبادی سے سنی تو کچھ نہیں کر سکے۔

آئیے ہم اپنے عقائد کی اصلاح کریں



تحریک اصلاح عقائد

باطل فرقوں کا مکمل رد

جوائیں کریں آج ہی ہماری اس غیر سیاسی تحریک کو نیچے
دی گئی لٹک کے ذریعہ:-

[فولو کریں ہمارا بلاگ](http://tahreek-e-islaheaqaid.blogspot.com/)

[لاسٹ کریں ہمارا فیس بک ٹیج](https://www.facebook.com/islaheaqaid786)

[جوائیں کریں ہمارا ٹیلی گرام چینل](https://t.me/Razvirc)

[جوائیں کریں ہمارا واؤس اپ گروپ](https://chat.whatsapp.com/ACXsIKLUyJnAVuoXtna3TI)